سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

جے دیال اوراو دیگران

بنام

کرشن لال گرگ اور دیگر

6 نومبر 1996

[کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک،جسٹسز]

تحت ضابطہ دیوانی ،1908 / ایزمنٹ ایکٹ، 1882 :

دفعہ 49،آرڈر 21،قاعدہ 32 / دفعہ 22۔ حکم پر عمل درآمد۔مدعی۔درخواست گزار کی جانب سے مستقل حکم امتناع اور درخواست گزار کے گھر تک جانے سے روکنے کے لیے لازمی حکم امتناعی کا فیصلہ۔بعد میں فیصلہ دہندہ نے راستہ روکنے کے لئے ایک دکان تعمیر کی - عدالت نے رکاوٹ دور نہ کرنے کی صورت میں جائیداد ضبط کرنے اور فیصلہ کرنے والے کو حراست میں لینے کے احکامات جاری کیے- ہائی کورٹ نے فیصلہ سنایا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ سنایا کہ اس معاملے کا فیصلہ ایزمنٹ ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت کیا جائے۔ چونکہ دائمی حکم امتناع کے نفاذ کے لئے ضبطی کی گئی تھی ، اس لئے حکم کی تعمیل ضروری ہے- ان حالات میں ، ایزمنٹ ایکٹ کی دفعہ 22 کا سہارا نہیں لیا جاسکتا ہے- اگر کسی فیصلہ دار کو حکم نامے کا سامنا کرنا پڑا ہے تو، دائمی حکم کو توڑنے کی کسی کوشش کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے- عدم تعمیل ایک مسلسل نافرمانی ہے جس کے نتیجے میں تعزیری نتائج برآمد ہوں گے- دفعہ 49 کے تحت ایک نیا مقدمہ ممنوع ہے۔ سی پی سی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1980 کی دیوانی اپیل نمبر 2583۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 9.4.1980 کے فیصلے اور حکم سے 1969 کی تعمیل کی دوسری اپیل نمبر 789۔

درخواست گزار نمبر 2- 5 کے لئے رانی چھابرا (این پی)۔ اپیل کنندہ نمبر 1 کے لئے ڈی گوبردھن۔

مدعا علیہ کی طرف سے آر۔ کے۔ مہیشوری۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد ہائی کورٹ کے فاضل واحد جج کے فیصلے سے اخذ کی گئی ہے، جو 1969 کی تعمیل کی دوسری اپیل نمبر 789 میں 9.4.1980 کو دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ درخواست گزار نے مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ نمبر 1023/61 دائر کیا تھا جس میں مستقل حکم امتناع اور درخواست گزار اور مدعا علیہان کے گھر کے درمیان 5 فٹ کا راستہ روکنے اور رکاوٹ ہٹانے کے لئے لازمی حکم امتناع بھی شامل تھا۔ٹرائل کورٹ نے 30 مارچ 1964 کو اس کا حکم جاری کیا تھا جس کی توثیق اپیلیٹ کورٹ نے 10 دسمبر 1964 کو کی تھی۔اس طرح، رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے لازمی حکم امتناع کا حکم اور مستقل حکم نامہ مدعا علیہ کو ٹرائل کورٹ کے فرمان میں دکھائے گئے زمین کے" کیو او اے ڈی ای ایم ایل پی علاقے" کے ذریعے اپیل کنندگان کے گزرنے کو روکنے سے روکتا ہے۔ جب درخواست گزاروں نے تعمیل کیس نمبر 2903/65 میں سی پی سی کے آرڈر 21، قاعدہ 32 کے تحت تعمیل کے لئے درخواست دائر کی تھی، تو مدعا علیہ نے رکاوٹ ہٹا دی تھی اور نتیجتاً، 25 فروری، 1966 کو تعمیل کا مقدمہ اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا تھا کہ راستہ صاف کر دیا گیا ہے اور رکاوٹ ہٹا دی گئی ہے۔اپیلیٹ کورٹ نے 6 مارچ 1967 کو سی اے نمبر 65/66 کو خارج کرتے ہوئے اسے برقرار رکھا۔

اب یہ تسلیم شدہ موقف ہے کہ اس کے بعد ایک دکان تعمیر کی گئی جو زیر بحث راستے میں رکاوٹ ہے اور اس نے راستے کو مکمل طور پر بند کر دیا تھا۔ لہٰذا درخواست گزار نے ای سی نمبر 42/1967 میں آرڈر XXI، قاعدہ 32 کے تحت دوبارہ تعمیل کی درخواست دائر کی۔ عدالت نے مدعا علیہان کے اعتراضات کو نظر انداز کرتے ہوئے رکاوٹ کو مکمل طور پر ہٹانے کی ہدایت کی تھی اور لازمی حکم کی خلاف ورزی نہ کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔ یہ جائیداد کی ضبطی اور مدعا علیہان کو سول جیل میں نظر بند کرنے کے ذریعہ جاری کیا گیا تھا اگر صرف رکاوٹ کو دور نہیں کیا گیا تھا۔ اپیل پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 10 مارچ 1969 کے اپنے فیصلے میں اس بات کی تصدیق کی۔ تعمیل کی دوسری اپیل میں فاضل سنگل جج نے اس حکم نامے کو پلٹ دیا اور اس نتیجے پر معاملہ خارج کر دیا کہ ایزمنٹ ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ آیا رکاوٹ کی وجہ سے آسانی کے حق کا لطف اٹھایا گیا ہے یا نہیں۔ چونکہ ایسا نہیں کیا گیا تھا، لہٰذا مندرجہ ذیل عدالتوں نے رکاوٹ کو ہٹانے اور جائیدادوں کو ضبط کرنے اور مدعا علیہان کو سول جیل میں رکھنے کی ہدایت دینے میں قانون کی غلطی کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہائی کورٹ کا نظریہ قانون میں درست ہے؟ مدعا علیہ کی طرف سے اپنایا گیا ایک دفاع یہ تھا کہ اس نے جائیداد تیسرے فریق کو فروخت کی تھی جنہوں نے دکان تعمیر کی تھی اور اس طرح یہ وہ نہیں تھا جس نے رکاوٹ پیدا کی۔ اس ثبوت کو قبول نہیں کیا گیا اور یہ پایا گیا کہ مدعا علیہ نے متنازعہ علاقے میں دکان تعمیر کی تھی۔ اس کے بعد، یہ ایک حقیقت کے طور پر درج ذیل ہے:

انہوں نے کہا، 'اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا اگلا سوال یہ ہے کہ کیا متنازعہ تعمیرات نے راستے کو روک دیا ہے۔ اس نکتے پر اپنے مؤقف کی حمایت میں فرمان ہولڈر نے خود کا جائزہ لیا ہے اور حلف پر کہا ہے کہ متنازعہ تعمیر کے ذریعے حکم نامے میں دکھائے گئے کیو او اے ڈی ای ایم ایل پی کے راستے کو مکمل طور پر مسدود کر دیا گیا ہے۔ فرمان رکھنے والے کے بیان کی تصدیق کمیشن کی 13.5.1967 کی رپورٹ سے ہوتی ہے، تعمیل کے معاملے میں دائر کمیشن کی رپورٹ اور نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ متنازعہ تعمیرات کی وجہ سے مذکورہ راستہ مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے اور مدعی کے گھر کے گندے پانی کی جگہ روک دی گئی ہے۔ فیصلے کے مقروض بابولائی گرگ نے بھی جرح میں اعتراف کیا ہے کہ متنازعہ تعمیر کی وجہ سے مذکورہ راستہ مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد اپیلیٹ کورٹ نے پایا کہ اگرچہ پہلے موقع پر جاری کردہ حکم نامہ مطمئن تھا، کیونکہ اس نے اپنے طرزعمل سے راستے کی آزادانہ روانی میں رکاوٹ پیدا کرنے والی دکان تعمیر کی تھی، لہٰذا مذکورہ علاقے کے بارے میں مقدمے میں دیئے گئے حکم امتناع کو نافذ کرنے کے لئے آرڈر XXI، قاعدہ 32، سی پی سی کے تحت عمل درآمد کے لئے درخواست دی جا سکتی ہے۔

یہ دلیل دی گئی ہے کہ ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر کارروائی کی ہے کہ ایزمنٹ ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت فریقین کے حقوق کا فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ ہائی کورٹ کا نقطہ نظر واضح طور پر غلط ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک بار جب دائمی حکم اور لازمی حکم کا حکم حتمی ہو جاتا ہے، تو فیصلہ دینے والے کو حکم کی تعمیل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے. وہ جس بھی شکل میں رکاوٹ ڈالتا ہے، اسے خلاف ورزی پر ہٹانے کا ذمہ دار ہے اور اس کا فطری نتیجہ سی پی سی کے آرڈر XXI، قاعدہ 32 کے تحت عمل درآمد کی کارروائی ہے جس میں درج ذیل ہے:

"(3) جہاں ذیلی قاعدہ (1) یا ذیلی قاعدہ (2) کے تحت کوئی ضبطی چھ ماہ تک نافذ العمل رہی ہو اگر فیصلہ دہندہ نے حکم کی تعمیل نہ کی ہو، اگر حکم دہندہ نے ضبط شدہ جائیداد کو فروخت کرنے کی درخواست دی ہو تو ایسی جائیداد فروخت کی جا سکتی ہے۔ اس رقم میں سے عدالت حکم دینے والے کو ایسا معاوضہ دے سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے، اور بقیہ رقم، اگر کوئی ہو، اس کی درخواست پر فیصلہ کرنے والے کو ادا کرے گی۔ جہاں مقروض نے حکم کی تعمیل کی ہو اور اس پر عمل درآمد کے تمام اخراجات ادا کر دیے ہوں جو وہ ادا کرنے کا پابند ہے، یا جہاں ضبطی کی تاریخ سے چھ ماہ کے اختتام پر جائیداد فروخت کرنے کی کوئی درخواست نہیں دی گئی ہے، یا اگر اس سے انکار کر دیا گیا ہے، تو ضبطی ختم ہو جائے گی۔

اس معاملے میں، چونکہ ضبطی دائمی حکم اور لازمی حکم کے نفاذ کے لئے کی گئی تھی، لہٰذا حکم کی تعمیل کرنا ضروری ہے۔ اگر اس نے آرڈر 32 کی شق (1) کے تحت حکم امتناعی پر عمل نہیں کیا تو فیصلہ دینے والا شہری جیل میں نظر بندی کا ذمہ دار ہے اور ضبطی کے تحت جائیداد کے خلاف کارروائی بھی کرے گا۔

ایزمنٹ ایکٹ کی دفعہ 22 کا سوال صرف اسی صورت میں پیدا ہو گا جب یہ سوال پہلی بار اٹھے گا۔ تاہم ٹرائل کورٹ کی جانب سے دیے گئے دائمی حکم امتناع اور لازمی حکم امتناع کو حتمی شکل دینے کے بعد

مدعا علیہ کے لیے یہ کہنا کوئی دفاع نہیں ہوگا کہ اس نے راستے میں رکاوٹ نہیں ڈالی ہے یا جیسا کہ ہائی کورٹ نے پایا ہے کہ جس جائیداد میں موجودہ دکان تعمیر کی گئی تھی وہ اصل مقدمے میں جائیداد کا حصہ نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں، اگر کسی مقروض کو حکم نامے کا سامنا کرنا پڑا ہے، تو دائمی حکم اور لازمی حکم کو نظر انداز کرنے کی کسی بھی کوشش کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے. اگر حکم نامے کے تحت کسی بھی تعمیراتی کام کو دوسری ملحقہ جائیداد کو یکجا کر دیا جاتا ہے، جو پہلے مقدمے میں موضوع کا حصہ ہے، تو کسی فریق کو اپنے عمل سے دوسرے مقدمے میں حقوق کے ایک اور دور کے فیصلے کے حکم نامے کو آگے بڑھانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی دی جانی چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، اس طرح کی آزادی دینے سے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں اور حکم دینے والے کو کسی اور مقدمے کی طرف دھکیل دیں۔ اسے کبھی بھی قانون کی خلاف ورزی کرنے اور سول کارروائی کے سست عمل کے لئے پارٹی کو پیچھے ہٹانے میں سہولت فراہم نہیں کی جاسکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکم کی تعمیل کا موقع دیا جائے۔ عدم تعمیل ایک مسلسل نافرمانی ہے جس کے نتیجے میں تعزیری نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ سی پی سی کی دفعہ ۴۹ کے تحت ایک علیحدہ تازہ مقدمہ ممنوع ہے۔ ان حالات میں ہائی کورٹ کا نقطہ نظر واضح طور پر غلط ہے اور اسی کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ کے فیصلے کو بحال کیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

آر پی۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document